REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۴

یوم شنبہ

۲۱ ذی قعدہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲/

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ ہجرت ۱۳۳۸ ھش | ۳۰ مئی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۲۷

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے"

ربوہ ۲۹ مئی۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت کے متعلق آج صبح لاہور سے بذریعہ فون حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے شعاعوں کے ذریعہ علاج کیا گیا تھا۔ اسکی وجہ سے جسم کے دردوں میں کچھ افاقہ ہے۔ ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ مستقل علاج ہسپتال میں داخل ہونے کے بعد ہی ہو سکے گا۔ اور علاج لگاتار دو تین ماہ کرانا ہوگا۔ اس کے بغیر دردوں کا سلسلہ بند نہیں ہو سکے گا۔ چونکہ ابھی تک ہسپتال میں جگہ نہیں مل سکی۔ اس لئے داخل نہیں ہو سکے"

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب موصوف کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"آج صبح کچھ بے چینی اور دماغی کمزوری کی شکایت ہے"

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۹ مئی — پرسوں جو ضعف دورانِ خون کا دورہ حضور کو ہوا تھا۔ اس کے نتیجہ میں کل دن بھر حضور کو ضعف اور اعصابی کمزوری کی شکائت رہی۔ رات نیند آگئی۔ آج صبح سے کچھ بے چینی ہے اور دماغی کمزوری کی شکایت فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ تا اللہ تعالےٰ اپنی خاص قدرت سے حضور کو کامل شفا عطا فرمادے۔ اور بے حد لمبی کام والی زندگی عطا فرمادے۔ آمین اللھم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح ۲۹ مئی ۱۹۵۹ء

رسالہ البشریٰ کے متعلق

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے جامعہ احمدیہ کی طرف سے ایک سہ ماہی رسالہ عربی زبان میں البشریٰ جاری ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ نے اس رسالہ کی ایک حد کاپیاں خریدی ہیں اور ہدایت کی ہے کہ یہ اپنی طرف سے غیر از جماعت احباب کے نام جاری کر دیا جائے لہٰذا احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر آپ کسی ایسے دوست کو جانتے ہوں جو عربی زبان سے واقف ہوں اور سلسلہ احمدیہ میں دلچسپی رکھتے ہوں تو انکے نام سے ہمیں اطلاع دیں تا ان کو بھی اس فہرست میں شامل کیا جائے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ لائبریری کو بھجوانا مفید ہو تو اس کے پتہ سے بھی اطلاع دی جائے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

۷۲۵ سے زائد نمبر لینے والے طلباء کی پوری فیس معاف

امسال تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایر میں داخلہ کے وقت ان طلباء کو پوری فیس کی رعایت دی جائے گی۔ جنہوں نے میٹرک کے امتحان میں ۷۲۵ سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں گے پہلے کل نمبر ۸۵۰ تھے۔ اس لئے پوری فیس کی رعایت ۶۰۰ نمبروں سے زائد نمبر حاصل کرنے والوں کو دی جاتی تھی۔ لیکن اب کل نمبر ۸۵۰ کی بجائے ایک ہزار ہو گئے ہیں۔ اس لئے پوری فیس کی رعایت کی حد بھی ۶۰۰ نمبروں سے بڑھا کر ۷۲۵ کر دی گئی ہے۔ چنانچہ وہی طلبہ پوری فیس کی رعایت کے حقدار ہوں گے۔ جنہوں نے ۷۲۵ سے اوپر نمبر حاصل کئے ہوں۔ کالج پراسپکٹس میں بھی ۶۰۰ نمبروں کی جگہ ۷۲۵ نمبر پڑھے جائیں اور اس کے مطابق تصحیح کر لی جائے۔

ایسے طلبہ کو چاہیئے کہ وہ یونیورسٹی سے ہر مضمون کے تفصیلی نمبر حاصل کر کے داخلہ کے وقت پیش کریں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت یابی کے لئے

انگلستان، ہالینڈ اور جرمنی میں دعائیں اور صدقات

انگلستان، ہالینڈ اور جرمنی سے آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں کے احباب جماعت التزام کے ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعاؤں میں مصروف ہیں۔ نیز صدقات بھی دے رہے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ انگلستان نے بطور صدقہ ۱۷۶ روپے کی رقم بھجوائی ہے۔ اسی طرح ہالینڈ کی جماعت اور جرمنی کی جماعت نے ایک ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کرایا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت اقدس کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام والی بے حد لمبی زندگی عطا کرے آمین

(وکالت تبشیر)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل کو دائمی طور پر حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ

ہماری جماعت ہمیشہ دعاؤں میں لگی رہے

ہم نے دنیا بھر کو مسلمان بنانا ہے یہ بہت کٹھن کام ہے دعا کرو کہ ہماری زندگی میں یہ کام پورا ہو جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۰؍ فروری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میری بائیں ٹانگ میں جو

وجع المفاصل کی تکلیف

تھی۔ وہ ابھی تک بڑھتی چلی جا رہی ہے پچھلے دنوں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بارش ہوتی رہی ہے۔ جس کی وجہ سے موسم زیادہ ٹھنڈا رہا۔ اس لئے درد میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ کل انشاء اللہ میں سندھ جاؤں گا وہاں سردی کم ہے۔ اس لئے ممکن ہے گرمی کی وجہ سے میری اس تکلیف میں کمی ہو جائے۔ لیکن اس کا انحصار زیادہ تر خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو۔ تو ساری تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ کل سے دھوپ نکل آئی ہے۔ ورنہ خطرہ تھا کہ متواتر بارش کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہونچے گا۔ اور اس کی وجہ سے ملک میں غلہ کی اور کمی واقع ہو جائے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چند دن متواتر دھوپ نکال دی۔ تو ملک میں

فصل کی حالت

اچھی ہو جائے گی۔ میں نے چند دن پہلے خطبہ جمعہ میں اس خدشہ کا اظہار کیا تھا کہ متواتر بارش سے فصلوں کو نقصان پہونچنے کا خطرہ ہے۔ اور اگر چند دن متواتر دھوپ نہ نکلی۔ تو غلہ کی زیادتی کے متعلق جو اندازے لگائے گئے ہیں۔ ان میں کمی آجائے گی۔ چنانچہ یہی ہوا بارشیں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ہوتی رہیں۔ اور دھوپ نہیں نکلی۔ جس کی وجہ سے اخباروں میں بھی یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ اگر یہی حال رہا۔ تو

غلہ میں کمی

واقع ہو جائے گی۔ اب دھوپ نکل آئے تو شاید یہ خطرہ دور ہو جائے۔ لیکن ابھی تک اس قسم کی خبریں نہیں آئیں۔ بہر حال غلہ کی کمی اور زیادتی کا انحصار خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے بیان کیا تھا کہ غلہ زیادہ اگاؤ کا تعلق اتنا سیاست سے نہیں جتنا مذہب سے ہے۔ اور

زراعت میں ترقی کا انحصار

خدا تعالیٰ کے فضل پر ہے۔ اور بعد کے واقعات نے اس کی تصدیق کر دی ہے۔ پہلے جب وقت پر بارشیں ہو گئیں۔ تو اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ کہ بہاولپور کے علاقہ میں اس قسم کی عمدہ فصل ہے کہ ایسی عمدہ فصل پچھلے ۶۰ سال میں بھی نہیں ہوئی۔ لیکن اب پھر گھبراہٹ پیدا ہو رہی ہے اور غلہ میں کمی واقع ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ بادل کا پتہ نہیں کہ کب ہٹے اور مطلع صاف ہو۔ تاکہ فصل کو فائدہ پہونچے۔ بادل نہ تو حکومت کے اختیار میں ہے اور نہ آپ میں سے کسی کے اختیار میں ہے بلکہ

خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے

اگر بارش ہو جائے اور بعد میں دھوپ نکل آئے تو اس کا فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں یہ حالت ہے کہ روز بادل آتے ہیں اور دھوپ نہیں نکلتی۔ جس کی وجہ سے فصل زرد پڑ جائے گی اور بالیوں میں دانے پورے نہیں پڑیں گے پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے ان خدشات کو دور کر دے۔ تا جہاں

افراد اور ملک کی مالی حالت درست ہو

وہاں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی مالی حالت بھی مضبوط ہو۔ ہمارے ملک میں ۸۰ فیصدی زمیندار ہیں۔ اسی طرح ہماری جماعت میں بھی ۸۰ فیصدی زمیندار ہیں۔ اس لئے اگر فصل اچھی ہوئی تو

جماعت کے چندے

بھی بڑھیں گے اس کے سارے کام اچھی طرح چلتے رہیں گے۔ اور اگر فصل خراب ہو گئی۔ تو لازمی طور پر اس کا اثر چندوں پر بھی پڑیگا۔ اور اس سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کو نقصان پہونچے گا۔ پھر بیرونی ممالک کے مبلغوں کو بھی نقصان پہونچے گا۔ کہ انہیں وقت پر اخراجات مہیا نہیں ہو سکیں گے۔ اس لئے دوست دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ سلسلہ کی حفاظت کرے۔ اور اسے

ہر قسم کے خطرات سے محفوظ

رکھے ؎

جب سے جماعت احمدیہ قائم ہوئی ہے خدا تعالیٰ ہی اس کی حفاظت کرتا رہا ہے۔ اس وقت تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ دونوں کا ماہوار چندہ پچپن ہزار روپیہ کے لگ بھگ ہے۔ لیکن شروع میں اتنا چندہ سال میں بھی جمع نہیں ہوتا تھا۔ مجھے یاد ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کا علم ہوا کہ لنگرخانہ کا خرچ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار تک پہونچ گیا ہے۔ تو آپ بہت گھبرائے کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جماعت کی آمد میں دن بدن ترقی عطا کرتا چلا گیا۔ صرف میری خلافت کے شروع زمانہ میں سلسلہ پر

مالی لحاظ سے ایک نازک دور

آیا۔ جب میں خلیفہ ہوا تو خزانہ میں صرف چند آنے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کے چندوں میں ترقی ہوتی چلی گئی۔ اور ہر سال پہلے سال سے زیادہ چندہ جمع ہوتا رہا اور اب بنکوں اور جماعت کے اپنے خزانہ میں جو روپیہ اس وقت جمع ہے۔ وہ دس لاکھ سے اوپر ہے۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ تھا کہ

ینصرک رجال نوحی
الیھم من السماء

یعنی تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے۔

سو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ ورنہ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہیں چلے گا۔ یہ چند دن کا کھیل ہے جو ختم ہو جائے گا۔ کل ہی ایک شخص مجھے ملنے کے لئے آیا۔ جب اس نے اپنا وطن بتایا تو مجھے ایک واقعہ یاد آ گیا۔ ضلع گجرات کے ایک گاؤں چک سکندر کے بعض لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں قادیان آیا کرتے تھے۔ ان کے بڑے بڑے قد تھے۔ اس زمانہ میں ابھی بہشتی مقبرہ نہیں بنا تھا۔ اور لوگ

تبرک کے طور پر

باغ اور مساجد دیکھنے چلے جایا کرتے تھے۔ وہ بھی باغ دیکھنے کے لئے اس سڑک پر جا رہے تھے۔ جو بہشتی مقبرہ کو جاتی ہے۔ اس زمانہ میں اس سڑک پر پختہ پل نہیں بنا تھا۔ حضرت نانا جان نے لوہے کی ریلیں ڈالکر اس جگہ پار گزرنے کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا۔ اس پل کے قریب ہماری سوتیلی والدہ کے بھائی مرزا شیر علی صاحب باغ لگایا کرتے تھے وہ مذہبی قسم کے آدمی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شدید مخالف تھے

ممکن ہے ان کی مخالفت کا یہ سبب ہو کہ آپ ان کی بہن پر سوکن لے آئے تھے۔ لیکن بہرحال وہ آپ کے

بڑے سخت مخالف

تھے۔ انہوں نے چک سکندر کے ان لوگوں کو باغ کی طرف جاتے دیکھا تو انہیں آواز دیکر اپنے پاس بلایا۔ ان کے آواز دینے پر ان میں سے ایک آدمی جو باقی ساتھیوں سے کچھ فاصلہ پر تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بڑے بزرگ ہیں ان کی بات سُن لی جائے ان کے پاس گیا۔ مرزا علی شیر صاحب نے اس سے کہا۔ میاں تم کہاں سے آئے ہو اور کس لئے آئے ہو۔ اس شخص نے جواب دیا۔ ہم گجرات سے آئے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنے آئے ہیں۔ اس پر

مرزا علی شیر صاحب نے

کہا۔ میاں، مرزا غلام احمد میرا بھائی ہے اور اس کا واقف جتنا میں ہوں تم نہیں ہو۔ اور میں جانتا ہوں کہ اس نے محض دکان بنائی ہوئی ہے۔ تم کیوں یہاں اپنا دین خراب کرنے آ گئے ہو۔ اس پر اس شخص نے مرزا علی شیر صاحب کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور مرزا صاحب نے یہ سمجھ کر کہ یہ شخص ان کی باتوں سے متاثر ہو گیا ہے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس شخص نے ان کا ہاتھ بڑی مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو آواز دی کہ جلدی آؤ جلدی آؤ۔ جب وہ آ گئے تو اس نے کہا۔ میں نے آپ لوگوں کو اس لئے بلایا ہے۔ کہ ہم قرآن کریم میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ کوئی شیطان ہے جو

لوگوں کو گمراہ

کرتا ہے لیکن ہم نے وہ دیکھا نہیں تھا۔ اب وہ شیطان مجھے مل گیا ہے اور اسے میں نے پکڑ رکھا ہے۔ اسے اچھی طرح دیکھ لو۔ مرزا علی شیر صاحب بہت گھبرائے لیکن اس شخص نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑے رکھا اور کہا ہمیں شیطان دیکھنے کی مدت سے آرزو تھی۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم نے شیطان دیکھ لیا۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غیر تو کیا اپنے قریبی رشتہ دار بھی یہی کہتے تھے کہ انہوں نے ایک دکان کھولی ہوئی ہے اور وہ آپ کی سخت مخالفت کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے ہماری سوتیلی والدہ ہم سے بہت محبت کیا کرتی تھیں اور باوجود اس کے کہ ہم ان کی سوکن کی اولاد تھے وہ ہمارے ساتھ بڑی محبت کا سلوک کرتی تھیں۔ انکی والدہ بھی جو ہماری دادی صاحبہ کے علاقہ کی تھیں ہم سے بہت پیار کرتی تھیں۔ جب ہمارے رشتہ دار مرزا امام دین صاحب اور ان کے لڑکے اور لڑکیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے تھے تو چونکہ وہ بہت اونچا سنتی تھیں اس لئے دریافت کرتی تھیں کہ یہ لوگ کس کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اس پر جب انہیں بتایا جاتا کہ یہ مرزا غلام احمد کو گالیاں دے رہے ہیں تو وہ رو پڑتیں اور کہتیں۔ ہائے یہ لوگ میری چراغ بی بی کے بیٹے کو گالیاں دیتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اپنے رشتہ دار

بھی سمجھتے تھے کہ یہ ایک کھیل ہے جو کھیلا جا رہا ہے اور لوگ انہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لدھیانہ کے ایک نور محمد صاحب تھے جنہیں یہ خیال تھا کہ وہ مصلح موعود ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہتے تھے کہ چونکہ وہ

میرے روحانی باپ

ہیں اس لئے جب میں اپنے روحانی باپ کے پاس جاؤں گا۔ تو پونڈ ان کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کروں گا۔ اس غرض سے وہ روپیہ جمع کرتے رہتے تھے جب ان کے مرید ان سے سوال کرتے کہ وہ اپنے روحانی باپ کے پاس کب جائیں گے۔ تو انہیں کہتے۔ جب میں جاؤں گا تو تمہیں بتا دوں گا۔ جب انہوں نے اس میں زیادہ دیر لگا دی تو ان کے مریدوں نے کہا کہ آپ اگر نہیں جاتے تو ہمیں جانے کی اجازت دیدیں اس پر انہوں نے بعض مریدوں کو اس شرط سے

قادیان آنے کی اجازت

دی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سونا پیش کریں گے چنانچہ وہ قادیان آئے۔ مرزا امام دین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا زاد بھائی تھے۔ وہ چوہڑوں کے پیر بنے ہوئے تھے۔ اور اپنے آپ کو ان کے بزرگوں کا اوتار قرار دیتے اور کہتے کہ چوہڑوں کا لال بیگ میں ہوں۔ انہوں نے جب دیکھا کہ ادنیٰ اقوام کے بعض لوگ آئے ہیں تو انہوں نے انہیں بُلایا اور ان کے آگے حقّہ رکھ دیا اور پوچھا کہ تم یہاں کیا لینے آئے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو ملنے کے لئے آئے ہیں اس پر مرزا امام دین صاحب نے کہا۔ چوہڑوں کا لال بیگ تو میں ہوں۔ تم مرزا غلام احمد کے پاس کیوں چلے گئے۔ وہ تو ٹھگ ہے۔ اور اس نے یونہی دکان بنائی ہوئی ہے تمہیں وہاں سے کیا ملا ہے۔ وہ لوگ اَن پڑھ تھے لیکن تھے حاضر جواب۔ انہوں نے جواب دیا۔ مرزا صاحب ہم ادنیٰ اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لائے تو لوگ ہمیں مرزائی مرزائی کہنے لگ گئے۔ آپ مغل تھے اور ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے انکار کی وجہ سے آپ چوہڑے کہلانے لگ گئے۔ اس پر وہ گھبرا کر خاموش ہو گئے۔

غرض غیر تو غیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے

قریبی رشتہ دار

بھی یہ سمجھتے تھے کہ سلسلہ احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ یہ محض دکانداری ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا اور دنیا کے کونہ کونہ میں اس کے پودے لگا دیئے۔

میں نے بتایا ہے کہ مرزا امام دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سخت مخالف تھے لیکن جیسے اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے ہاں عکرمہؓ جیسا بزرگ بیٹا پیدا کر دیا تھا۔ اسی طرح مرزا امام دین صاحب کی لڑکی خورشید بیگم جو ہمارے بڑے بھائی مرزا سلطان احمد صاحب سے بیاہی ہوئی تھیں۔ بڑی نیک اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور

سلسلہ احمدیہ کی سچی عاشق

تھیں۔ انہوں نے اپنی وفات تک ایسا اخلاص دکھایا کہ حیرت آتی ہے۔

ٹائن بی نے جو انگلستان کا ایک بہت بڑا مؤرخ گذرا ہے اسلام پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں وہ جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ یہ لوگ تھوڑے ہیں اور دوسرے لوگ زیادہ ہیں لیکن جیسے گھوڑ دوڑ میں بعض دفعہ ایک گھوڑا پیچھے سے آ کر آگے نکل جاتا ہے اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ بعد میں آنے والے لوگ عیسائیوں کو مات کر دیں اور ان سے آگے نکل جائیں

اسی طرح میں نے ایک خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ آکسفورڈ یونیورسٹی نے افریقہ میں اپنے بعض طالب علم اسلئے بھیجے ہیں کہ وہ وہاں

احمدیت کا مطالعہ

کریں۔ کیونکہ افریقہ میں ہماری جماعت جلد جلد پھیل رہی ہے۔ اسی طرح ایک پادری نے ایک کتاب میں لکھا ہے کہ پہلے ہمارا خیال تھا کہ افریقہ میں عیسائیت بہت جلد پھیل جائے گی اور باقی سب مذاہب کو کھا جائے گی لیکن اب حالت اس کے برعکس ہے۔ افریقہ میں اسلام اس کثرت سے پھیل رہا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ عیسائیت کو کھا جائے گا۔ غرض احمدیت جسے اپنے اور بیگانے ابتداء میں محض کھیل سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کو اتنی ترقی عطا کی کہ اسکے ذریعہ دنیا کے کونہ کونہ میں اسلام پھیل گیا۔ ایک دفعہ ایک نومسلم انگریز نے مجھے لکھا۔ ایک وقت تھا کہ میں عیسائیوں کی کتابیں پڑھ کر یہ خیال کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ مذہب کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اس لئے میں سوتے وقت بھی آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا لیکن اب خدا تعالےٰ نے مجھ پر فضل کیا ہے اور مجھے

احمدیت کی نعمت

سے نوازا ہے۔ جس کی وجہ سے میں اسوقت تک سوتا نہیں جب تک آپ پر درود نہ بھیج لوں۔

جب میں بیماری کے علاج کے سلسلہ میں انگلینڈ گیا تو وہاں مجھے ایک بہت بڑے ادیب ڈسمنڈ شا ملنے کے لئے آئے۔ ملاقات کے بعد جب میں اپنے کمرہ میں جانے لگا۔ تو میں نے کسی کے پاؤں کی آہٹ سُنی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈسمنڈ شا میرے پیچھے آ رہے تھے۔ میں نے کہا میں نے تو آپ کو رخصت کر دیا تھا پھر آپ میرے پیچھے کیسے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے ایک بات دریافت کرنی ہے۔ میں نے کہا کیا بات ہے۔ انہوں نے کہا اگرچہ میں عیسائی ہوں اور ابھی تک اسلام نہیں لایا لیکن جب میں اسلام کے متعلق تقریر کرتا ہوں تو میرے دل سے آواز آتی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ لیکن جو لوگ عیسائی ہیں وہ یہ بات نہیں مانتے۔ میں نے کہا خدا تعالےٰ آپ کے دل پر نازل ہوتا ہے ان لوگوں کے دلوں پر نازل نہیں ہوتا۔ جب ان لوگوں کے دلوں پر بھی خدا تعالےٰ

نازل ہونے لگ جائے گا تو وہ بھی یہ بات مان جائیں گے۔ اس نے کہا اب میں یہ بات سمجھ گیا ہوں۔ یہ شخص بہت بڑا مصنف ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ گو ایچ جی ویلز زیادہ مشہور ہے لیکن میری کتابیں اس سے زیادہ بکتی ہیں۔ اسلئے کہ میں مذہب کا مؤید ہوں۔ اور وہ مذہب کا مخالف ہے۔

غرض وہ سلسلہ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ چند دن کا مہمان ہے اسکے پودے دُنیا کے کونہ کونہ میں لگ چکے ہیں۔ اور اب غیر بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔

میرے زمانۂ خلافت میں

جب پیغامی مولوی محمد احسن صاحب کو ورغلا کر لاہور لے گئے اور انہوں نے کہا میں نے ہی انہیں خلیفہ بنایا تھا اور اب میں ہی انہیں معزول کرتا ہوں تو اس کی وجہ سے جماعت میں ایک جوش پیدا ہو گیا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان کے متعلق ایک ریزولیوشن پاس ہوا تو میں نے انہیں جماعت سے خارج کر دیا۔ اس موقعہ پر ایک دوست جو مخلص تھے مگر بات جلدی نہیں سمجھتے تھے کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یہ بڑے بزرگ صحابی ہیں انہیں جماعت سے نہ نکالیں۔ اس پر میں کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ مولوی صاحب پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ مجھے جو خلیفہ ہوں معزول کر دیں اور مولوی محمد احسن صاحب کو جماعت میں رکھ لیں۔ اس پر وہ دوست کہنے لگے۔ اچھا اگر یہ بات ہے تو پھر نکال دیں۔ مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت بھی ایسی ہی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیسرا وال کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا خدا تعالےٰ کے کلام میں اور بندہ کے کلام میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آپ نے اپنا ایک الہام سنایا اور فرمایا دیکھو یہ بھی ایک کلام ہے اور اس کے مقابل پر حریری کا بھی کلام موجود ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے بات کا آخری حصہ غور سے نہ سُنا اور الہام کے متعلق خیال کر لیا کہ یہ حریری کا کلام ہے اور کہنے لگے بالکل لغو ہے۔ بالکل لغو ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ تو

خدا تعالےٰ کا الہام

ہے تو مولوی محمد احسن صاحب کہنے لگے سبحان اللہ کیا ہی عمدہ کلام ہے۔ اسی قسم کی طبیعت اس دوست کی بھی تھی۔ جب ریزولیوشن پاس ہوا تو وہ دوست کہنے لگے یہ پرانے صحابی ہیں انہیں جماعت سے نہ نکالا جائے۔ مگر جب میں نے کہا کہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ مجھے جو خلیفہ ہوں معزول کر دیا جائے اور انہیں جماعت میں رکھ لیا جائے تو وہ کہنے لگے اچھا پھر انہیں جماعت سے نکال دیں۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں قادیان کے رہنے والے بھی نہیں جانتے تھے آپ کا نام دنیا کے ہر ملک میں پھیلا۔ اور آج آپ کو ماننے والے دنیا کے کونہ کونہ میں پائے جاتے ہیں۔

قادیان میں ایک سکھ

میرے پاس آیا اور کہنے لگا آپ کے تایا مرزا غلام قادر صاحب تو بہت مشہور تھے اور ایک بڑے عہدہ پر فائز تھے۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب غیر معروف تھے۔ انہیں کوئی جانتا نہیں تھا۔ میرے والد ایک دفعہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس گئے اور کہنے لگے سُنا ہے آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو سارا دن مسجد میں پڑا رہتا ہے اور قرآن پڑھتا رہتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا فکر ہے کہ وہ کھائے گا کہاں سے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اسے سمجھاؤ کہ دنیا کا بھی کچھ فکر کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کوئی نوکری کر لے لیکن جب بھی میں اس کے لئے کسی نوکری کا انتظام کرتا ہوں وہ انکار کر دیتا ہے۔ چنانچہ میرے والد گئے اور بڑے مرزا صاحب کی بات ان کو پہنچائی۔ وہ کہنے لگے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے میں نے دنیا کی نوکریوں کو کیا کرنا ہے آپ ان کے پاس جائیں اور انہیں کہہ دیں کہ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں مجھے آدمیوں کی نوکریوں کی ضرورت نہیں۔ اس سکھ پر اس بات کا اس قدر اثر تھا کہ جب بھی وہ آپ کا ذکر کیا کرتا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جاتے۔ ایک دفعہ وہ چھوٹی مسجد میں آیا اور میرے پاس آ کر چیخیں مار کر رونے لگ گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ وہ کہنے لگا آج مجھ پر بڑا ظلم ہوا ہے میں آج بہشتی مقبرہ گیا تھا۔ جب میں مرزا صاحب کے مزار پر جا کر سجدہ کرنے لگا تو ایک احمدی نے مجھے اس سے منع کر دیا حالانکہ اس کا مذہب اور ہے اور میرا مذہب اور ہے۔ اگر احمدی قبروں کو سجدہ نہیں کرتے تو نہ کریں لیکن میں تو سکھ ہوں اور ہم سجدہ کر لیتے ہیں۔ پھر اس نے مجھے منع کیوں کیا۔ غرض آپ بالکل خلوت نشین تھے اور جو لوگ آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی

عبادت اور زہد کا اتنا اثر

تھا کہ وہ باوجود غیر مسلم ہونے کے وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر آتے رہے۔

جس طرح مولوی محمد احسن صاحب نے لاہور جا کر میرے متعلق کہا تھا کہ میں نے ہی انہیں خلیفہ بنایا ہے اور اب میں ہی انہیں معزول کرتا ہوں۔ اسی قسم کی بات مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہی تھی۔ دعویٰ سے پہلے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بڑے مداح تھے۔ لیکن جب آپ نے دعویٰ کیا تو مخالف ہو گئے اور کہنے لگے میں نے ہی مرزا صاحب کو بڑھایا تھا اور اب میں ہی انہیں نیچے گراؤں گا۔ چنانچہ وہ تمام عمر آپ کے خلاف پروپیگنڈا کرتے اور لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے روکنے کی کوشش کرتے رہے مگر اللہ تعالےٰ نے انہیں ناکام رکھا۔

پیرا نامی ایک پہاڑیہ

تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بطور خدمتگار رہتا تھا۔ اسے گنٹھیا کی بیماری تھی۔ اس کے رشتہ داروں کو علم ہوا کہ قادیان میں مفت علاج ہوتا ہے تو وہ اسے اٹھا کر قادیان لے آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا علاج کیا۔ اور جب وہ تندرست ہوا تو آپ کی خدمت میں ہی رہنے لگ گیا اور اپنے وطن واپس نہ گیا۔ وہ شخص اتنا اجڈ تھا کہ دو چار آنے کی دال میں مٹی کا تیل ڈال کر پی جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے کبھی کبھی بٹالہ چٹھی چھوڑ آنے کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ اور بٹالہ سٹیشن پر روزانہ مولوی محمد حسین صاحب اس لئے جایا کرتے تھے کہ جو لوگ قادیان جا رہے ہوں انہیں روکنے کی کوشش کریں۔ ایک دن اتفاق ایسا ہوا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو قادیان جانے والا کوئی شخص نہ ملا۔ انہوں نے پیرے کو ہی پکڑ لیا اور کہنے لگے پیرے کیا تیری عقل ماری گئی ہے۔ تو مرزا صاحب کے پاس کیوں بیٹھا ہے وہ تو جھوٹا آدمی ہے۔ پیرا کہنے لگا۔ مولوی صاحب میں تو جاہل ہوں اور پڑھا لکھا نہیں۔ لیکن ایک بات جانتا ہوں اور وہ یہ کہ مرزا صاحب اپنے گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ آپ سے ملنے کے لئے دور دور سے آتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں یا مجھے ابھی فرصت نہیں۔ اور لوگ پھر بھی آپ کے دروازہ کو نہیں چھوڑتے۔ دوسری طرف میں دیکھتا ہوں کہ آپ روزانہ یہاں آ کر لوگوں کو قادیان جانے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور شاید اس کوشش میں آپ کی جوتیاں بھی گھس گئی ہوں گی مگر لوگ پھر بھی قادیان جاتے ہیں۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ

مرزا صاحب ضرور سچے اور راستباز ہیں

تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوست تھے اور ان کے والد بھی آپ کے دوست تھے انہوں نے بھی کہا تھا کہ میں نے اس شخص کو بڑھایا ہے اور اب میں ہی اس کو نیچے گراؤنگا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اس کے نام کو تو مٹا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو دنیا میں پھیلا دیا۔ بعد میں اس کا ایک بیٹا آریہ ہو گیا تھا۔ میں نے اسے قادیان بلایا اور اسے دوبارہ مسلمان کیا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے شکریہ کا خط بھی مجھے لکھا۔ تو جماعت کانٹوں پر گذرتی ہوئی اپنی اس حیثیت کو پہنچی ہے اور یہ چیز بتاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کا فضل اس کے شامل حال ہے۔ لیکن اس فضل کو دائمی طور پر حاصل کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئیے۔ بے شک دنیا کی نظروں میں ہم نے عظیم الشان کام کیا ہے۔ لیکن ہمارا کام ابھی بہت باقی ہے

ہم نے ساری دنیا کو مسلمان بنانا ہے

اور یہ کام بہت کٹھن ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے جو ہماری زندگی میں ہمیں وہ دن دکھائے جب یہ کام پورا ہو جائے اور ساری دنیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اور اسلام امریکہ میں بھی پھیل جائے۔ یورپ میں بھی پھیل جائے۔ روس میں بھی پھیل جائے۔ چین میں بھی پھیل جائے۔ ہندوستان میں بھی پھیل جائے۔ دلوں کا پھیرنا اسی کا کام ہے کسی انسان کا کام نہیں۔ اس لئے ہمیں خدا تعالےٰ کے حضور ہی جھکنا چاہئیے۔ اور اس سے مدد طلب کرنی چاہئیے کیونکہ مشکلات کو آسان کرنا اسی کا کام ہے ٭

مجلس انصار اللہ ہر جماعت میں قائم ہونا ضروری ہے۔ تا انصار باقاعدگی سے دینی کاموں میں دلچسپی لے سکیں۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے ایف، ای، ایل کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے نمایاں کامیابی عطا کرے۔ اور مزید دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

نور محمد دہلوی
ریڈر سپیشل مجسٹریٹ لاہور

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنج کرم بنہادہ اند

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم یا جماعت پر فضل کرنا چاہتا ہے تو ان کی بیداری اور ترقی کے ایسے ایسے رستے کھول دیتا ہے جو دوسرے حالات میں خیال تک میں نہیں آسکتے بلکہ بسا اوقات بظاہر تکلیف دہ حالات اور پریشان کن کوائف کو ہی ان کے لئے **بالواسطہ رحمت** کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ چنانچہ زیبِ عنوان شعر میں بھی جو غالباً حضرت مولانا رومی کا فرمودہ ہے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس شعر کے معنی یہ ہیں کہ:۔

"جب خدا کی کسی مقبول جماعت پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس تکلیف کے پردے میں بھی اس کی رحمت کا ظہور ہوتا ہے"۔

چنانچہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس کی دو نمایاں مثالیں نظر آتی ہیں ایک **غزوہ احد** میں جب کہ مسلمانوں کو فتح ہوتے ہوتے بظاہر شکست اور ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا اور خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بری طرح زخمی ہو گئے اور دوسرے **غزوہ خندق** میں جب کفارِ عرب کے مختلف قبائل اکٹھے ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے اور مسلمانوں پر عرصہ عافیت تنگ ہو گیا۔ اور جیسا کہ قرآن نے بیان کیا ہے۔ ان کے کلیجے منہ کو آنے لگے مگر ان دونوں موقعوں کے بعد خدا کی یہ پیاری قوم ان عظیم الشان زلزلوں کے بعد اس طرح کود کر اٹھی کہ جس طرح ایک ربڑ کا گیند زمین پر زور کے ساتھ مارے جانے کے بعد بڑی شدت کے ساتھ اچھل کر اٹھتا ہے۔ یہی نظارہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں نظر آتا ہے کہ ان کی ہر مصیبت ان کے لئے **رحمت کا پیش خیمہ** بن جاتی ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی موجودہ بیماری بھی جماعت میں غیر معمولی **بیداری** اور غیر معمولی توجہ الی اللہ کا موجب بن رہی ہے

الفضل میں جو رپورٹیں چھپ رہی ہیں یا جو خطوط اس تعلق میں مجھے یا دوسرے مرکزی دوستوں کو موصول ہو رہے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کی اس بیماری کی وجہ سے جماعت کو دعاؤں اور صدقات اور نوافل کی طرف بہت زیادہ توجہ پیدا ہو گئی ہے اور صحابی اور غیر صحابی، بوڑھے اور جوان۔ مرد مستورات بلکہ بچوں تک میں ایک خوشکن روحانی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مثال کے طور پر مجھے **راولپنڈی** کی جماعت اور **منٹگمری** کی جماعتوں نے اطلاع دی ہے کہ حضور کی موجودہ بیماری میں نمازیوں کی حاضری اتنی بڑھ گئی ہے کہ بعض اوقات احمدیہ مساجد میں جگہ نہیں ملتی۔ راولپنڈی کے ایک دوست رشدی صاحب نے جو خدام الاحمدیہ کے رکن ہیں لکھا ہے کہ جہاں ہم احمدی نوجوانوں کو بار بار تحریک کر کے مسجد کی طرف بلاتے تھے اور پھر بھی ان میں سے کئی اپنی ملازمتوں یا کاروبار کی وجہ سے سستی کر جاتے تھے وہاں اب یہ حال ہے کہ مسجد میں اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی۔ یہی رپورٹ **منٹگمری** کے امیر چوہدری محمد شریف صاحب نے دی ہے کہ شروع میں صرف ایک دفعہ تحریک کرنے پر ہر بوڑھا اور جوان اور ہر مرد اور عورت بلکہ بچے تک مسجد کی طرف اڈے چلے آتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحت کی رپورٹ سننے اور دعاؤں میں حصہ لینے کے لئے بے چین نظر آتے ہیں۔ اور یہی حال اکثر دوسری جماعتوں کا ہے۔ یقیناً یہ وہی کیفیت ہے۔ جسے مولانا روم نے اس شعر میں بیان کیا ہے کہ:۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرِ آں گنج کرم بنہادہ اند

یہ حرکت ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی روحانی زندگی کی دلیل ہے اور دوسری طرف وہ خدا کی غیر معمولی نصرت اور رحمت پر شاہد ہے۔ انسان کمزور ہے۔ وہ ہر حال میں ایک جیسی حالت پر قائم نہیں رہتا۔ لیکن اگر وہ ہلائے جانے پر بیدار ہو جائے اور اپنی نیند چھوڑ دے۔ تو یہ بھی خدا کی ایک بڑی رحمت ہے۔ مگر کاش کہ وہ ہر حال میں جاگتا اور ہر حال میں چوکس رہنا سیکھ لے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

کہتے ہیں جوشِ الفت یکساں نہیں ہے رہتا
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے

خاکسار مرزا بشیر احمد

ربوہ ۲۷ مئی ۱۹۵۹ء

میاں خدا بخش صاحب درویش فوت ہو گئے

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قادیان سے مولوی عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ کی تار موصول ہوئی ہے کہ میاں خدا بخش صاحب درویش جو کچھ عرصہ سے بیمار تھے فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موضع طغل والا نزد قادیان کے رہنے والے تھے اور بہت مخلص اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ انہوں نے قلی کے طور پر محنت مزدوری کر کے قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کیا جس سے حج ادا کرنے کا ارادہ تھا مگر بعض روکوں کی وجہ سے حج نہیں کر سکے اور یہ سارا روپیہ اعانت سلسلہ میں دے دیا۔ مرحوم نماز باجماعت کے بہت پابند تھے اور ہمیشہ اول وقت پر مسجد میں آنے کی کوشش کیا کرتے تھے اور نوافل کا بھی بہت شوق تھا غالباً صرف قرآن مجید ناظرہ پڑھ سکتے تھے مگر بڑی نیکی اور اخلاص سے زندگی گزاری اور قادیان میں دھونی رما کر بیٹھے رہے اور بالآخر اسی درویشی کی حالت میں ہی وفات پائی اور مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن ہوئے اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے تعارف کے خیال سے لکھا جاتا ہے کہ بعض اوقات انہیں بچے استاد جھنڈی کہہ کر پکارتے تھے اس میں شبہ نہیں کہ وہ ناخواندہ اور دیہاتی ہونے کے باوجود دین کے رستہ میں اکثر نوجوانوں کے لئے استاد کے حکم میں تھے

خاکسار مرزا بشیر احمد
دفتر حفاظت مرکزیہ ربوہ ۲۷/۵/۵۹

بیرونی جماعتوں کی طرف سے ٹیلیفون پر حضور کی صحت کے متعلق اطلاع حاصل کرنیکا سلسلہ برابر جاری ہے

ربوہ ۲۲ مئی۔ پاکستان کے طول وعرض سے احمدی جماعتوں کی طرف سے روزانہ ٹیلیفون کے ذریعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع حاصل کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر میں بکثرت ٹیلیفون کالز آرہی ہیں۔ جس کے جواب میں جماعتوں اور افراد کو حضور کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع رات دن مہیا کی جارہی ہے۔ ۱۷ مئی تک جن جماعتوں نے ٹیلیفون پر اطلاعات حاصل کیں۔ ان کے نام قبل ازیں شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۹ مئی سے ۲۵ مئی تک مندرجہ ذیل مقامات کی جماعتوں یا افراد نے اطلاع حاصل کی۔

سرگودھا۔ خارث وال۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ لاہور۔ لائل پور۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ کنری۔ گھیالہ۔ گوجرانوالہ۔ حافظ آباد۔ گوجرخان۔ منٹگمری۔ گجرات۔ کراچی۔ جڑانوالہ۔ حیدرآباد سندھ۔ دہاڑی۔ نواب شاہ۔ مانسہرہ۔ پسرور۔ صدرگوگیرہ ضلع منٹگمری۔ بھیرہ۔ ضلع تھرپارکر۔ سمبڑیال۔ قصور۔ کوئٹہ۔ بہاولپور۔ بنی شرقپور۔ مرالہ۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ منڈی بہاؤالدین۔ محمود آباد سندھ۔ رسالپور۔ سکندرآباد (بھارت) ڈیرہ غازیخان۔ گوجرخان۔

حج کیلئے روانگی

مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب (ابن میاں عظیم اللہ صاحب) معہ بیگم صاحبہ اور ملک حمید احمد صاحب فوٹوگرافر (ابن بھائی شیر محمد صاحب درویش قادیان) ۲۲ مئی بروز جمعہ تیزگام سے عازم حج ہو گئے۔ منٹگمری سٹیشن پر انہیں الوداع کہنے والوں میں احباب جماعت کے علاوہ معززین شہر اور وکلاء صاحبان کثیر تعداد میں موجود تھے۔ گاڑی کی روانگی سے قبل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری کی معیت میں سب احباب نے دعا کی۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے پہنچائے اور خیریت سے واپس لائے سفر میں ان کا حافظ وناصر ہو۔

(خاکسار عبدالحق ناصر سیکرٹری اصلاح وارشاد منٹگمری)

آج کے دن ہر احمدی کو ایمان اور عمل صالح پر قائم رہنے کے عہد کی تجدید کرنی چاہیئے

ربوہ میں جلسۂ یوم خلافت پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ کی ایمان افروز تقریر

ربوہ ۲۷ مئی - آج یوم خلافت کی بابرکت تقریب پر اہالیان ربوہ کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا - جس میں خلافت کے بابرکت نظام کی ضرورت اس کی عظمت و اہمیت اور اسکے شاندار نتائج کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے اس فضل و احسان پر اس کا شکریہ ادا کیا گیا کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس نعمت سے اور اس کے شیریں ثمرات سے نوازا - اور اس عہد کی تجدید کی گئی کہ نہ صرف ہم خود ہمیشہ ایمان اور عمل صالح پر قائم رہیں گے - بلکہ نسل در نسل اپنی اولاد کو بھی اس پر قائم رہنے کی تلقین کرتے رہیں گے - تا اللہ تعالےٰ یہ آسمانی نعمت ہمیشہ ہم میں قائم و دائم رکھے -

یہ جلسہ جو لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا تھا - مسجد مبارک میں صبح آٹھ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ ربہ شروع ہوا - تلاوت قرآن پاک کے بعد جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے کی - محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی - بعد ازاں محترم صاحب صدر نے یوم خلافت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ ۲۶ مئی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال ہے اور ۲۷ مئی جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کا پہلا دن ہے - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت سے لیکر قیام خلافت اولیٰ تک کا جو درمیانی وقفہ جماعت احمدیہ پر گزرا - وہ فی الواقعہ جماعت کے لئے ایک قیامت کا وقت تھا - اس وقت صدر انجمن احمدیہ موجود تھی - کیونکہ یہ انجمن حضورؑ کی زندگی میں ہی قائم ہو گئی تھی - لیکن یہ انجمن جماعت کے لئے اطمینان و سکینت کا موجب نہ ہو سکی - اور ہر فرد جماعت نے اس وقت یہی محسوس کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس قدرت ثانیہ کی الوصیت میں بشارت دی تھی - وہ قیام خلافت ہی کے ذریعے پوری ہوئی - اسی کے ذریعہ مومنین کے قلوب کو اطمینان اور سکینت بخشی گئی - اور ان کا خوف امن میں بدل گیا -

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الوصیت میں فرمایا ہے کہ میں جب چلا جاؤں گا - تو پھر قدرت ثانیہ ظاہر ہوگی - حضور کے اس ارشاد سے صاف ظاہر ہے - کہ قدرت ثانیہ سے مراد انجمن نہیں ہے بلکہ خلافت ہے - انجمن تو حضور کی زندگی میں بھی موجود تھی - اگر انجمن ہی قدرت ثانیہ تھی - تو حضور یہ کس طرح فرما سکتے تھے کہ وہ میری زندگی میں نہیں آ سکتی - بلکہ میرے اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد ظاہر ہوگی -

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا الٰہی جماعتوں کی زندگی الہام اور آسمانی بشارتوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے - اور کوئی انجمن کبھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتی - کہ اسے اللہ تعالےٰ کے الہامات ہوتے ہیں - اور اس کی بشارتوں سے وہ نوازی جاتی ہے - یہ نعمت نبوت کے بعد خلافت ہی کے ذریعہ الٰہی جماعتوں کو حاصل ہوتی ہے -

آپ نے فرمایا آج یوم خلافت کی تقریب پر ہم اس لئے جمع ہوتے ہیں - کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور اس کا شکریہ ادا کریں - کہ اس نے ہمیں ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو قیام خلافت کے ذریعہ ایک ہاتھ پر جمع کیا - اور اس طرح قدرت ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی پوری ہوئی - آج کے دن ہر احمدی کو اپنے اس عہد کی تجدید کرنا چاہیئے کہ وہ نہ صرف خود ہمیشہ ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گا - بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کو بھی اس پر کاربند ہونے کی تلقین و کوشش کرتا رہے گا - خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے اس عہد کو کما حقہ نبھانے کی توفیق پائے -

محترم صاحب صدر کی تقریر کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ حیاتہ و فیوضہ کے قدیم طبی خادم محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے اپنا ایک اثر انگیز مضمون پڑھ کر سنایا جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال اور قیام خلافت اولیٰ کے ایمان افروز چشمدید حالات بیان فرمائے - محترم ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے بعد محمد اسلم صاحب قریشی نے خلافت کے موضوع پر الفضل کے خلافت نمبر میں سے مکرم عبدالحمید صاحب شوق کی نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی - بعد ازاں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے اپنی مبسوط تقریر شروع فرمائی - آپ نے آیت استخلاف کی روشنی میں خلافت حقہ کی علامات کو واضح کیا اور بتایا کہ نبی کی بعثت کی طرح قیام خلافت کا وقت بھی ایک ابتلاء اور آزمائش کا وقت ہوتا ہے لیکن نبی کی بعثت کے وقت ابتلاء کی نوعیت اور ہوتی ہے اور قیام خلافت کے وقت اور ان دونوں میں جو فرق ہے اسے آپ نے متعدد مثالوں سے واضح کرتے ہوئے بتایا کہ نوعیت کے اعتبار سے نمایاں فرق ہونے کے باوجود دونوں مواقع پر خدا کا زبردست ہاتھ اپنا کام کرتا ہوا نظر آتا ہے - مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر کے بعد محمد اسمٰعیل صاحب خالد نے ایک نظم سنائی جس کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین نے خلافت کی برکات اور اسکی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعدد روح پرور ارشادات پڑھ کر سنائے - اس کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر شروع فرمائی - آپ نے سورۂ جمعہ کی آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم احادیث نبوی اور الہامات حضرت مسیح موعودؑ کی رو سے جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت ضروری تھا - اپنی تقریر کے آخر میں آپ نے غیر مبایعین زعماء کے حوالے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے غیبی تصرف نے انہیں بھی خلافت کو تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا اور ان سے یہ اقرار و اعتراف کرا لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق سلسلہ خلافت حقہ ہی قائم کیا گیا -

محترم مولانا شمس صاحب کی تقریر کے بعد محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی وہ درد انگیز نظم پڑھ کر سنائی جو تحریک دعائے خاص کے عنوان سے حال ہی میں الفضل کے خلافت نمبر میں دوبارہ شائع کی گئی ہے اور جس میں آپ نے ۲۶ مئی کے یوم وصال پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت کے کارہائے نمایاں اور حضور کی علالت کا ذکر کرتے ہوئے بڑے ہی مؤثر اور درد انگیز رنگ میں احباب جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی ہے -

اس نظم نے سامعین پر رقت اور سوز و گداز کی ایک خاص کیفیت طاری کر دی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں تھے اور قلوب دعا میں مصروف تھے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

بالآخر محترم صاحب صدر نے مختصر اختتامی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچانک زیادہ ناساز ہو گئی ہے اسلئے دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے خاص تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں آپ نے فرمایا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا وجود نہایت قیمتی اور بابرکت وجود ہے آؤ ہم ملکر اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے اور حضور کو تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اس کے بعد بڑی رقت اور سوز و گداز کے ساتھ اجتماعی دعا ہوئی - دعا کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور احباب کو فوری طور پر صدقہ دینے کی تحریک کی - چنانچہ اسی وقت ایک سو روپیہ سے زائد رقم جمع ہو گئی - چونکہ گوشت کے ناغہ کا دن تھا - اسلئے یہ رقم بعد ازاں مستحقین میں تقسیم کر دی گئی -

اعلان گمشدہ رسید بک

رسید بک نمبر ۵۸۷۴ صدر انجمن احمدیہ پاکستان جو کہ رسید نمبر ۱ تا ۴۳ تک مستعمل ہے - جماعت احمدیہ بڈیارہ ضلع لاہور سے گم ہو گئی ہے - لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں - اور اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو تو وہ نظارت ہذا میں اطلاع دیں -

(نائب ناظر بیت المال ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے

دردمندانہ دعائیں اور صدقات

سانگلہ ہل

روزانہ مسجد احمدیہ سانگلہ میں اجتماعی دعا کی جا رہی ہے۔ صدقات کا سلسلہ جاری ہے اور مبلغ ۴۴ روپے محترم صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب کو فضل عمر ہسپتال کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ (ایم سمیع اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل)

حافظ آباد

مسجد احمدیہ حافظ آباد میں اجتماعی دعا کی گئی۔ اور ایک بکرا صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ حضرت اقدس کی کامل صحت یابی کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے اور متواتر کئی یوم سے بذریعہ فون حضور ایدہ اللہ کی صحت معلوم کی جا رہی ہے۔ (شیخ محمد صدیق وائس پریذیڈنٹ حافظ آباد)

ظفروال

صدقہ کی رقم اکٹھی کر کے کچھ یہاں مقامی طور پر تقسیم کر دی گئی اور باقی رقم ربوہ بھجوا دی گئی ہے۔ (محمد عبداللہ باجوہ معلم وقف جدید ظفروال ضلع سیالکوٹ)

خانیوال

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے بالالتزام اجتماعی دعائیں جاری ہیں۔ ایک بکرا بطور صدقہ دیا گیا۔ (حکیم انوار حسین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانیوال)

جوہر آباد

جماعت احمدیہ جوہر آباد نے حضور کی صحت و درازیٔ عمر کے لئے پرسوز اجتماعی دعا کی گئی۔ (قریشی فضل حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جوہر آباد)

بدوملہی

احباب جماعت احمدیہ بدوملہی حضرت اقدس کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعائیں مولا کریم کے حضور نہایت الحاح عجز و انکسار اور خشوع خضوع سے کر رہے ہیں۔ جماعت کی طرف سے محترم مرزا منور احمد صاحب کی خدمت میں غرباء کے علاج کے لئے بطور صدقہ مبلغ ۵۸ روپے ارسال کئے گئے ہیں اور انفرادی اور صدقات بھی مخلصین کر رہے ہیں۔ (ڈاکٹر نور الدین پریذیڈنٹ)

اوچ شریف

جماعت احمدیہ اوچ شریف کے احباب نے اجتماعی دعا کی۔ کچھ رقم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کر دی تاکہ اس رقم سے نادار غریب لوگ استفادہ حاصل کریں۔ (حکیم محمد افضل فاروق اوچ شریف)

لاہور چھاؤنی

۱۷ مئی ۱۹۵۹ء بعد از نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و شفاء عاجلہ درازیٔ عمر کے لئے جماعت احمدیہ حلقہ آر۔ اے بازار لاہور چھاؤنی نے اجتماعی دعا کی۔ اور ایک دنبہ بطور صدقہ ذبح کر کے اس کا گوشت محتاجوں اور مساکین میں تقسیم کیا گیا۔

طاہر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لاہور چھاؤنی

گھٹیالیاں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشویشناک علالت کے پیش نظر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ۲۰ مئی کو حضور پرنور کی صحت کی بحالی اور عمر کی درازی کے لئے اجتماعی دعا کی جائے۔ اور سارا دن صدقہ خیرات کیا جائے۔

فیصلہ کے مطابق ۲۰ مئی کو صبح آٹھ بجے سے لے کر شام تک برلب سڑک لنگر جاری رہا۔ جس سے کم و بیش تین ہزار آدمیوں نے کھانا کھایا۔

چونکہ اس دن کالج کمیٹی کا اجلاس بھی تھا۔ جس میں علاقہ کے معزز اور بزرگ غیر احمدی حضرات بھی شمولیت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے بارہ بجے دوپہر ان حضرات کو مدعو کیا گیا تھا اس موقعہ پر مکرم جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع نے نہایت رقت و سوز اور تضرع و الحاح سے حضور کی بحالی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کروائی۔ جس میں قریباً ایک ہزار احمدی۔ غیر احمدی احباب شامل تھے۔

جماعت کی طرف سے مستورات کے لئے الگ جامع مسجد احمدیہ میں لنگر جاری کیا گیا تھا جس سے قریباً دو سو احمدی و غیر احمدی عورتوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اور انہوں نے اپنے طور پر الگ مسجد میں حضور کی صحت کی بحالی اور عمر کی درازی کے لئے دعائیں کیں۔

لنگر میں مسافروں اور ناداروں کو کھانا کھلانے کے علاوہ جماعت نے دو بکرے ذبح کر کے ان کا گوشت بھی غرباء میں تقسیم کیا۔

خاکسار شیخ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

مانسہرہ

بروز جمعرات کے دن روزہ رکھا گیا۔ صدقہ کے لئے ایک بکرا خریدنے کی رقم جمع کر لی گئی مگر ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریک پر وہ رقم برائے علاج نادار مریضاں ربوہ روانہ کر دی گئی اور حضور کی روزانہ خیر بذریعہ ٹیلیفون دریافت کرنے کا اہتمام کیا گیا۔ اجتماعی و انفرادی دعائیں جاری ہیں (محمد عرفان سیکرٹری مال مانسہرہ)

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر نے بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازی عمر صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی اور صدقہ بھی دیا۔ اور متفقہ طور حضور کے خطاب از جماعت پر لبیک کہتے ہوئے عہد کیا۔ وہ اشاعت اسلام اور خدمت سلسلہ کے لئے ہر وقت مستعد رہیں گے نیز خلافت حقہ کو ہمیشہ اپنے لئے موجب برکت اور رحمت سمجھتے رہیں گے، اور اس کے لئے اپنی اولادوں کو بھی وصیت کرتے رہیں گے (قریشی عبد الرحمٰن زعیم انصار اللہ)

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

ٹیلیفون: دفتر لاہور ۴۴۴۹ — جنرل بکنگ آفس سرگودھا ۲۴۳۸ — دفتر اے گروپ سرگودھا ۲۲۷۸ نیو — دفتر بی گروپ سرگودھا ۲۱۶۳ & — جنرل منیجر گروپ سرگودھا ۲۳۹۵ — ۲۱۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½		۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۹
از سرگودھا براہ گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲	۱۵-۱۵								
از سرگودھا برائے کانڈیوالہ	۱۴	۱۶									
از کانڈیوالہ برائے سرگودھا	۹	۶-۱۵									

نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

(جنرل منیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال بہادر با اختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن زاتج موضع احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ

سرفراز ولد دریام۔ محبت۔ دریام پسران اللہ یار سیال سکنہ احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ بنام میوہ۔ لکھا پسران امیر غیر مسلم حال بجارت حق نواز ولد دریام سیال نامدار سیال تحصیل شورکوٹ

درخواست فک الرہن کھیوٹ ۱۹ کھاتہ ۵/۶ حصہ بقدر ۱۲/۱۳ احمد پور سیال جمعبندی سال ۵۷-۱۹۵۶ء تحصیل شورکوٹ

مقدمہ مندرجہ بالا میں میوہ وغیرہ غیر مسلم فریق ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں حق نواز مسلم حاضری عدالت سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے اب ان پر آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۱۷/۶/۵۹ کو بوقت ۷½ بجے صبح بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج ۲۰/۵/۵۹ ہمارے دستخط مہر عدالت سے جاری کیا گیا ہے۔

مہر عدالت — دستخط سپیشل کلکٹر صاحب جھنگ

درخواستہائے دعا

(۱) میرا بھائی عبدالغفور زاہد جو فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لاہور میں شامل ہونیوالا تھا بعارضہ یرقان میوہسپتال میں بیمار ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے۔ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ عنداللہ ماجور ہوں۔

نیز میرا چھوٹا بھائی عبدالرزاق ہیڈ ماسٹر جو ۲۸۱ نمبر لے کر مڈل کے گذشتہ امتحان میں پاس ہوا ہے۔ احباب دعا کریں کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو۔ آمین

(گلزار احمد زرگر چنیوٹ)

(۲) خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری محمد علی صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔

(چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی دفتر خزانہ ربوہ)

(۳) مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب آف ماڑی بچیاں عرصہ سات آٹھ سال سے بھگندر پھوڑے سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد ربوہ)

(۴) میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسمٰعیل صاحب فوق سٹیشن ماسٹر نارووال کچھ عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ان پر اچانک فالج کا حملہ ہو گیا ہے اور وہ ریلوے ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ فالج کا حملہ جسم کے دائیں طرف ہوا ہے اور زبان پر بھی فالج کا اثر ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے اور ان کے تمام عوارض کو دور فرمائے۔

(محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

(۵) میرے چھوٹے بھائی عزیزم سعید احمد کو بارہ دن سے ٹائیفائڈ بخار بیمار رہا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (ملک بشیر احمد ازہدین)

(۶) میری والدہ اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب افغان مرحوم گھٹنوں کی تکلیف سے بیمار ہیں اور سخت پریشانی ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالکریم افغان ننکانہ صاحب)

(۷) میرے نانا جان محترم ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(زرشت منیر احمد خان ربوہ)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن واقعہ موضع سمندوانہ تحصیل شورکوٹ

محمود ولد سلطان ولد انہ سکنہ سمندوانہ تحصیل شورکوٹ بنام کشنبو ناتھ۔ جگدیش چندر۔ سوہناتھ پسران نہال چند۔ ہری کشن۔ نقش کمار پسران ٹھاکر داس۔ رام بھایا ولد سوہنا رام بھگوانداس ولد کانشی رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱۵۶ کا ۱/۲ حصہ بقدر مالیہ سمندوانہ۔ مندرجہ بالا میں کشنبو ناتھ وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۰/۶/۵۹ کو بوقت صبح ۷ ۱/۲ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔

آج مورخہ ۸/۵/۵۹ کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

(دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴